روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

جلد ۲

پُرانی تحریریں۔ سُرمہ چشم آریہ
شحنۂ حق۔ سبز اشتہار

دیباچہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت تصانیف اس سے قبل رُوحانی خزائن کے نام سے ایک سیٹ کی صورت میں طبع ہو چکی ہیں لیکن ایک عرصہ سے نایاب ہونے کی وجہ سے اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ اس رُوحانی مائدہ کو دوبارہ شائع کر کے تشنہ روحوں کی سیرابی کا سامان کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا بیحد احسان ہے کہ اسکی دی ہوئی توفیق سے خلافت رابعہ کے بابرکت دور میں اب ان کتب کو دوبارہ سیٹ کی صورت میں شائع کیا جارہا ہے۔ یہ کتب اکثر چونکہ اُردو زبان میں ہیں اور اُردو دان طبقہ کی اکثریت پاکستان میں ہے اس لئے مناسب تو یہ تھا کہ ان کتب کی اشاعت بھی پاکستان میں ہوتی۔ لیکن ناگزیر مشکلات کی وجہ سے مجبوراً بیرون پاکستان سے ہی ان کی اشاعت کا فیصلہ کرنا پڑا۔

اس ایڈیشن کے سلسلہ میں چند امور قابل ذکر ہیں۔

ا۔ قرآنی آیات کے حوالے موجودہ طرز پر (نام سورة : نمبر آیت) نیچے حاشیہ میں دیئے گئے ہیں۔

ب۔ سابقہ ایڈیشن سے محض کتابت کی غلطیوں کی تصحیح کی گئی ہے۔

ج۔ ہاتھ سے لکھی ہوئی انگریزی عبارات کو صاف TYPE میں پیش کیا گیا ہے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ سعید روحوں کو ان رُوحانی خزائن کے ذریعہ راہِ ہدایت نصیب فرمائے اور ہماری حقیر کوششوں کو قبولیت بخشے۔ آمین

خاکسار

الناشر

۲۰ نومبر ۱۹۸۴ء

مبارک احمد ساقی ایڈیشنل ناظر اشاعت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسی تالیفات جو سیٹ کی صورت میں ۲۳ جلدوں میں شائع ہو رہی ہیں۔ اس سیٹ کی یہ دوسری جلد ہے۔ جو حضرت اقدس کی تالیفات میں سے "پرانی تحریریں"۔ "سرمہ چشم آریہ"۔ "شحنۂ حق"۔ اور "سبز اشتہار" پر مشتمل ہے۔ پرانی تحریریں ۱۸۷۹ء کی اور سرمہ چشم آریہ ۱۸۸۶ء کی اور شحنۂ حق ۱۸۸۷ء کی۔ اور سبز اشتہار ۱۸۸۸ء کی تالیف ہے۔

یہ وہ زمانہ تھا جبکہ پنجاب و ہندوستان میں آریہ سماج کی تحریک پورے شباب پر تھی۔ اور قرآن مجید اور بانئے اسلام پر بنگالہ کی بارش کے قطروں کی مانند اعتراضات ہو رہے تھے۔ علاوہ ازیں برہمو سماج اور عیسائیوں کی تحریکوں کا سارا زور بھی مسلمانوں کے خلاف صرف ہو رہا تھا اور مسلمان مخالفین اسلام کے حملوں کے آگے بے دست و پا شخص کی مانند تھے۔ اور وہ چند خواص جن کے دل میں اسلام کو ہدف مصائب و آلام دیکھ کر ٹیس اٹھتی تھی وہ بھی ملتِ اسلامیہ کی خستہ حالی اور بے بسی دیکھ کر شکوہ کر کے خاموش ہو جاتے تھے اور اسکی نشأۃ ثانیہ سے قطعاً نا امید اور اس کی دوبارہ زندگی سے مایوس ہو چکے تھے۔ چنانچہ ۱۸۷۹ء میں مولانا حالی مرحوم نے مسدس لکھی اور بطور ضمیمہ ایک عرض حال بصورت نظم تحریر فرمائی۔ اس میں آپ دین اسلام اور ملتِ اسلامیہ کے متعلق فرماتے ہیں ؎

جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغرباء ہے

جس دین کے مدعو تھے کبھی قیصر و کسریٰ
خود آج وہ مہمان سرائے فقراء ہے

وہ دین ہوئی بزم جہاں جس سے چراغاں
اب اس کی مجالس میں نہ بتی نہ دیا ہے

جس دین کی حجّت سے سب ادیان تھے مغلوب　　اب معترض اس دیں پہ ہر ہرزہ سرا ہے
ہے دین ترا اب بھی وہی چشمۂ صافی　　دیندار وں میں پر آب ہے باقی نہ صفا ہے
عالِم ہے سو بے عقل ہے جاہل ہے سو وحشی　　منعم ہے سو مغرور ہے مفلس سو گدا ہے
وہ قوم کہ آفاق میں جو سر بفلک تھی　　وہ یاد میں اسلاف کے اب رو بقضا ہے

بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی
ہے اس سے یہ ظاہر کہ یہی حکمِ قضا ہے

لیکن ایک مؤلف تھا جس کا دل اسلام کے لئے درد سے بھرپور اور سیّدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں ڈوبا ہُوا تھا۔ اس کا ذرّہ ذرّہ بزبانِ حال پکار پکار کر اپنے ربّ سے ملتجی تھا ؎

اے خدا زود آ و برما ابرِ نصرت ہا ببار　　یا مرا بردار یارب زیں مقامِ آتشیں
ایں دو فکرِ دینِ احمدؐ مغزِ جانِ ما گداخت　　کثرتِ اعدائے ملّت قلّتِ انصارِ دیں

لیکن ساتھ ہی اُسے کامل یقین تھا کہ قادرِ خُدا اس کی مدد فرمائے گا اور اسے کامیابی بخشیگا اور روضۂ ملّت از سرِ نو سبز و شاداب ہوگا ؎

چوں مرا بخشیدۂ صدق اندریں سوز و گداز
نیست امیدم کہ ناکامم بمیرانی دریں

اور اس نے بہ بانگِ دہل یہ اعلان کیا کہ :-

"خداوند تعالیٰ نے اس احقر عباد کو اس زمانہ میں پیدا کر کے اور صدہا نشان آسمانی اور خوارق غیبی اور معارف و حقائق مرحمت فرما کر اور صدہا دلائل عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ تا تعلیمات حقّۂ قرآنی کو ہر قوم اور ہر مُلک میں شائع اور رائج فرمائے۔ اور اپنی حجّت ان پر پوری کرے.... اور ہر ایک مخالف اپنے مغلوب اور لاجواب ہونے کا آپ گواہ ہو جائے"

(براہین احمدیہ حاشیہ ص۵۲۴)

اِس جلد میں جو کتب شائع کی جا رہی ہیں ان کے مطالعہ سے قارئین کرام پر واضح ہو جائے گا کہ

مؤلف مذہبی مباحثات کے میدان میں شیر ببر کی طرح گرجے اور تمام مخالفین اسلام کو مقابلہ کے لئے للکارا۔ اور بار بار چیلنج دیا کہ آ ؤ اور اپنی اپنی الہامی کتابوں کا قرآن مجید سے مقابلہ کر لو۔ اور بصورتِ مغلوبیت آپ نے ہزار ہا روپے دینے کا وعدہ بھی کیا۔ لیکن کسی کو آپ کے مقابلے پر آنے کا یارا نہ ہوا۔

اب ہم مندرجہ بالا کتب کے متعلق مختصر طور پر چند تعارفی کلمات لکھتے ہیں :۔

پُرانی تحریریں

یہ تحریریں ۱۸۷۹ء کی ہیں۔ اور ان میں اُس وقت کے اہم مسائل پر بحث کی گئی ہے۔ یعنی ضرورتِ الہام۔ اور روح و مادہ حادث ہیں یا خدا تعالیٰ کی طرح قدیم اور انادی) اور ابطال مسئلہ تناسخ اور وید و قرآن مجید کا مقابلہ۔ اور یہ تحریریں اسی زمانہ میں مختلف رسائل اور اخبارات میں شائع ہو گئی تھیں لیکن کتابی صورت میں انہیں پہلی بار مرحوم و مغفور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الکبیر الاسدی رضی اللہ عنہ نے ۱۸۹۹ء میں شائع کیا۔ پھر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان نے ۱۹۲۵ء میں اسے دوبارہ شائع کیا۔ مؤخر الذکر ایڈیشن سے الشرکۃ الاسلامیہ نے کتابت کروائی ہے۔

سُرمہ چشم آریہ

مؤلف کتاب پسر موعود کے متعلق ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی شائع کر کے ابھی ہوشیارپور میں ہی مقیم تھے کہ لالہ مرلیدھر ڈرائنگ ماسٹر جو آریہ سماج ہوشیار پور کے رکن اور مدار المہام تھے اُن کے اور مؤلف کتاب کے مابین ۱۱ر اور ۱۴ر مارچ ۱۸۸۶ء دو دن کے لئے مذہبی مباحثہ قرار پا گیا۔ جس کی شرائط اور مختصر روئیداد کتاب سُرمہ چشم آریہ کے از صفحہ ۴ تا ۹ میں درج ہے۔ اس کتاب میں معجزہ شق القمر۔ نجات دائمی ہے یا محدود۔ روح و مادہ حادث ہیں یا انادی اور مقابلہ تعلیمات وید و قرآن پر مفصل بحث کی گئی ہے۔ اس کتاب کی اشاعت پر مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈووکیٹ اہل حدیث نے اپنے رسالہ اشاعۃ السُنّۃ میں جو تبصرہ لکھا تھا وہ

درج ذیل ہے :-

سرمہ چشم آریہ پر تبصرہ

" یہ کتاب لاجواب مؤلف براہین احمدیہ میرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان کی تصنیف ہے۔ اس میں جناب مصنف کا ایک ممبر آریہ سماج سے مباحثہ شائع ہوا ہے جو معجزہ شق القمر اور تعلیم وید پر بمقام ہوشیارپور ہوا تھا۔ اس مباحثہ میں جناب مصنف نے تاریخی واقعات اور عقلی وجوہات سے معجزہ شق القمر ثابت کیا ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں آریہ سماج کی کتاب (وید) اور اسکی تعلیمات وعقائد (تناسخ وغیرہ) کا کافی دلائل سے ابطال کیا ہے۔ ہم بجائے تحریر ریویو اس کتاب کے بعض مطالب بہ نقل اصل عبارت ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں وہ مطالب بحکم "مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید" خود شہادت دینگے کہ وہ کتاب کیسی ہے۔ اور ہمارے ریویو لکھنے کی حاجت باقی نہ رہنے دیں گے ...... اور حمیت وحمایت اسلام تو اس میں ہے کہ ایک ایک مسلمان اس کتاب کے دس دس بیس بیس نسخے خرید کر ہندو مسلمانوں میں تقسیم کرے۔ اس میں ایک فائدہ تو یہ ہے کہ اصول اسلام کی خوبی اور اصول مذہب آریہ کی برائی زیادہ شیوع پائے گی۔ اور اس سے آریہ سماج کی ان مخالفانہ کارروائیوں کو جو اسلام کے مقابلہ میں کرتے ہیں روک ہوگی۔

دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس کتاب کی قیمت سے دوسری تصانیف مرزا صاحب (سراج منیر وغیرہ) کے جلد چھپنے اور شائع ہونے کی ایک صورت پیدا ہوگی۔ ہم نے سنا ہے کہ اس وقت تک سراج منیر کا طبع ہونا بعدم موجودگی زر کے سبب معرض التوا میں ہے۔ اور اس کے مصارف طبع کے لئے آمد قیمت سرمہ چشم آریہ کا انتظار ہے۔ یہ بات صحیح ہے تو مسلمانوں کی حالت پر کمال افسوس ہے کہ ایک شخص اسلام کی حمایت میں تمام جہان کے

اہل مذہب سے مقابلہ کے لئے وقف اور فدا ہو رہا۔ پھر اہلِ اسلام کا اس کام کی مالی معاونت میں یہ حال ہے۔"
(اشاعۃ السنۃ جلد ۹ نمبر ۵-۶ صفحہ ۱۴۵ تا ۱۵۸)

ہم نے اس کتاب سرمہ چشم آریہ کی کتابت اس کے طبع اوّل مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر سے صفحہ بصفحہ کروائی ہے۔

شحنۂ حق

یہ کتاب مؤلف نے آریوں کے ایک رسالہ جس کا نام تھا "سرمہ چشم آریہ کی حقیقت اور فن فریب غلام احمد کی کیفیت" کے ردّ میں لکھی۔ جو نہایت گندہ اور دل آزار اور سخت کلامی سے پُر تھا۔ جو چند قادیان کے ہندوؤں کی طرف سے بامداد واعانت لیکھرام پشاوری چشمہ نور امرت سر میں چھپا تھا۔ اور مؤلف نے اس کا نام شحنہ حق رکھنے کی یہ وجہ بیان فرمائی ہے۔

"چونکہ ہمارے اس رسالہ میں ان کی بے جا نکتہ چینیوں پر تنبیہ کا تازیانہ جڑنا اور الزام ملامت کا ہنٹر تاڑ تاڑ مارنا قرین مصلحت سمجھا گیا ہے اسلئے اس رسالہ کا نام بھی شحنہ حق رکھا گیا ہے۔ کیونکہ یہ رسالہ آریوں کے آوارہ طبع لوگوں کے سیدھا کرنے کے لئے شحنہ کا حکم رکھتا ہے۔ اور ظریفانہ طور پر اس رسالہ کا ایک اور نام بھی رکھا گیا ہے اور وہ یہ ہے۔

آریوں کی کسی قدر خدمت

اور

ان کے ویدوں اور نکتہ چینیوں کی کچھ ماہیّت

الشرکۃ الاسلامیہ نے اس رسالہ کی کتابت بکڈپو تالیف واشاعت قادیان کے ایڈیشن مطبوعہ ۱۹۲۳ء سے کروائی اور پروفوں کی تصحیح کے وقت اس کا مقابلہ شحنہ حق بار دوم سے کیا گیا۔ بکڈپو تالیف کے شائع کردہ رسالہ میں حاشیہ متعلق صفحہ ۴۲ شحنہ حق

جس میں "ہندو و آریہ نام کا بیان" مضمون شائع ہوا ہے۔ رسالہ کے آخر میں لگایا گیا ہے۔ اور شحنہ حق بار دوم میں یہی حاشیہ اصل مقام پر صفحہ ۳۰ تا ۳۵ میں درج ہے اسیطرح تاریخ طبع مصنف بار دوم میں حاشیہ متعلق صفحہ ۶۴ سے پہلے درج ہے اور بار دوم کے صفحات حاشیہ پر دے دیئے گئے ہیں۔

سبز اشتہار

یہ اشتہار مؤلف نے ان نکتہ چینیوں کے جواب میں لکھا۔ جو بعض مخالفین نے بشیر اوّل کی وفات پر کیں۔ مثلاً کہ یہ وہی بچہ تھا۔ جس کی نسبت اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء اور ۸ اپریل ۱۸۸۶ء اور ۷ اگست ۱۸۸۶ء میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ اور اس میں مصلح موعود کے نام اور اس سے متعلقہ پیشگوئی کی وضاحت کی گئی۔ ہم نے اس کی کتابت مطبوعہ بار اوّل سے صفحہ بصفحہ کرائی ہے۔ جس پر مرحوم و مغفور پیر منظور محمد رضی اللہ عنہ نے اپنے قلم سے لکھا ہے "یہ اصل اشتہار ہے جسکی کاپی اور پروف خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پڑھے"۔

اس اشتہار کا اصل نام "حقانی تقریر بر واقعہ وفات بشیر" ہے لیکن اس کے سبز کاغذ پر طبع ہونے کی وجہ سے سبز اشتہار کے نام سے مشہور ہو گیا۔

خاکسار
جلال الدین شمس

اِنڈیکس مضامین

مختصر انڈکس مضامین

(مرتبہ:- جلال الدین شمس)

پرانی تحریریں

الف

اللہ:-

اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق ہے دیکھو زیر (خ)

اللہ تعالیٰ القہار ہے - " " (ق)

اللہ تعالیٰ کی صفات " " (ص)

آریہ سماج:-

۱- آریہ سماج کا پہلا اصول جو مدار تناسخ ہے یہ ہے کہ دُنیا کا کوئی پیدا کرنیوالا نہیں اور سب ارواح مثل پرمیشر کے قدیم اور انادی ہیں - ص۶

۲- آریہ سماج کا یہ اصول ہے کہ ہر نئی دُنیا میں تمام وہ ارواح جو سرشٹی گذشتہ میں مکتی پانے سے رہ گئے تھے - وہ تمام کے تمام اپنے کرموں کا پھل بھوگنے کے واسطے جنم لیتے ہیں - ص۳۹

آیات قرآنیہ:-

۱- اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَّھُوَ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ (رعد ع۲) ص۶

۲- اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ (البقرہ ع۳۶) ص۱۶

۳- اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (النور ع۵) ص۱۹

۴- اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَیْرِ شَیْءٍ اَمْ ھُمُ الْخَالِقُوْنَ — اِلیٰ — الْمُصَیْطِرُوْنَ (الطور ع۲) ص۹

۵- لَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَخَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَہٗ تَقْدِیْرًا (الفرقان ع۱) ص۸

۶- ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی (الحشر ع۳) ص۱۱

۷- یَخْلُقُکُمْ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّھٰتِکُمْ

مضمون ابطال تناسخ ومقابلہ
وید وقرآن کا رد لکھنے کے لئے
جنہیں بلایا گیا۔ ان کے اسماء
ص۶

ث

ثالث:۔

(۱) مسئلہ ابطال تناسخ ومقابلہ
وید وفرقان پر تحریری بحث کیلئے
دو ثالثوں کے تقرر کی شرط۔ ص۲

(۲) مسئلہ الہام کی ضرورت پر
تحریری بحث میں دو ثالثوں کی شرط
جن میں سے ایک انگریز ہے اور
ایک برہم سماج ہے۔ ص۳۳

ح

حکم:۔

۱۔ تحریری مباحثہ بر مسئلہ ابطال
تناسخ ومقابلہ وید وقرآن میں حکم
کی شرط ص۲

۲۔ مسئلہ ضرورت الہام پر بحث
کی صورت میں حکم کی شرط ص۳۳

الحیّ:۔ کے معنے ہیں زندہ ازلی ابدی
ص۱۷

خ

خالق

ضرورت خالقیت باریتعالیٰ
پر چھ منطقی دلائل قرآن کریم سے

۱۔ **برہان لمّی** جو علت سے معلول
کی طرف دلیل گئی ہو۔ جو آیت
اللہ خالق کل شئ وھو
الواحد القھار میں بیان کی
گئی ہے۔ ص۶

اللہ تعالیٰ کو خالق ارواح نہ ماننے
سے دو طور کا شرک لازم آتا ہے
ص۷

۲۔ **برہان اِنّی** یعنی معلول سے
علت کی طرف دلیل لی گئی ہے۔
یہ آیت لم یکن لہ شریك
فی الملك وخلق کل شئ
فقدرہ تقدیرًا میں بیان
کی گئی ہے۔ ص۸

۳۔ **قیاس الخلف** جس میں اثبات
مطلوب کا بذریعہ ابطال نقیض
اس کے کیا جاتا ہے۔ جو آیت
ام خلقوا من غیر شئ ام

المصیطر دن میں بیان کیا گیا ہے صـ۹

۴۔ **قیاس اقترانی**۔ جس میں عین نتیجہ کا۔ یا نقیض اس کی بالفعل مذکور نہ ہو بلکہ بالقوہ پائی جائے اور اقترانی اس جہت سے کہتے ہیں کہ حدود اسکے یعنی اصغر اور اوسط اور اکبر مقترن ہوتی ہے۔ یہ دلیل آیت ھو اللّٰہُ الخالق الباریٔ المصوّر لہُ الاسماء الحسنیٰ میں بیان ہوئی ہے۔ صـ۱۱

۵۔ پانچویں دلیل قیاس استثنائی کی صورت میں قائم کی گئی ہے۔ قیاس استثنائی میں عین نتیجہ یا نقیض اس کی بالفعل موجود ہوتی ہے۔ اور دو مقدموں ایک شرطیہ اور ایک وضعیہ سے مرکب ہوتا ہے۔ یہ آیت یخلقکم فی بطون امّھاتکم خلقًا من بعد خلقٍ فی ظلماتٍ ثلاث میں بیان کی گئی ہے۔ صـ۱۳

۶۔ چھٹی دلیل بصورت قیاس مرکب قائم کی گئی ہے۔ اور یہ آیت اللّٰہُ لا الٰہ الّا ھو الحیّ القیّوم میں مذکور ہے۔ صـ۱۶

خالقیت کے معنے ہیں کہ وجود خالق کا وجود مخلوق کے لئے علّت ہے۔ صـ۱۹

د

دیانند (پنڈت)

پنڈت دیانند کا عقیدہ جیسا کہ ستیارتھ پرکاش میں بحوالہ وید لکھا ہے یہ ہے کہ سب ارواح اپنی بقاء اور حیات میں بالکل پرمیشر سے بے غرض ہیں۔ اور پرمیشر کو مخلوقات سے وہی نسبت ہے جو بڑھئی کو چوکی سے اور کمہار کو گھڑے سے ہے۔ صـ۱۸

ر

ربوبیت:۔

ربوبیت تامہ عدم سے وجود اور وجود سے کمال وجود بخشنے کو کہتے ہیں۔ صـ۱۴

رسالجات واخبارات:۔

(۱) آریہ درپن صـ۲ (۲) برادر ہند صـ۲ (۳) سفیر ہند۔ صـ۲

سفیر ہند۔ مورخہ ۱۲ فروری ۱۸۷۹ء میں خدا

رُوح:-

ارواح کے محدود ہونے کی ایک
دلیل یہ ہے کہ خدا کو جو ارواح موجود
کا علم ہے وہ اس کے علومِ غیر متناہیہ کا
جزو ہے یا کل۔ اگر کل ہو اس سے لازم
آئے گا کہ خدا کو سوا روحوں کے اور
کسی چیز کی خبر نہ ہو۔ اگر جزو ہے تو محدود
ہوگیا۔ ص۲۰

س

سفیر ہند۔ دیکھو رسالہ

ش

شیونرائن اگنی ہوتری (پنڈت)
دیکھو مباحثہ۔

ص

صفاتِ الٰہیہ:۔

البارى دیکھو زیر (ب)
الحیّ " " (ح)
خالق " " (خ)
القادر " " (ق)
القہّار " " "
القیّوم " " "

المصوّر دیکھو زیر (م)
صفات ذاتِ الٰہی اس کے خصائص
ہیں جن میں کوئی چیز شریک وسہیم ذاتِ
باری کے نہیں ہوسکتی۔ ص۴۴-۴۵

ق

القادر۔ قدرت تو حقیقت میں اسی
بات کا نام ہے جو داغ احتیاج اسباب
سے منزہ اور پاک اور ادراک
انسانی سے برتر ہو۔ ص۳۶

القہّار۔ صفتِ قہار کے یہ معنے ہیں کہ
دوسرے کو اپنے ماتحت کرلینا اور
ان پر قابض اور متصرف ہوجانا۔
ص۷

القیّوم۔ یعنی قیام اور بقا ہر چیز کا اسی
کے بقا اور قیام سے ہے اور وہی
ہر چیز کو ہر دم تھامے ہوئے ہے۔
ص۱۷

ک

کھڑک سنگھ (پنڈت) آریہ سماج
امرتسر کے ممبر تھے۔ قادیان آکر مدعی
بحث ہوئے۔ ص۳

ن

و

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ـــ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

انڈکس سُرمہ چشم آریہ

۱۲- خدا تعالیٰ کا علم تمام اقسام علم سے اشد و اقوی و اتم و اکمل ہے۔ اور اس کی دلیل۔ حاشیہ ص۱۷۳

۱۳- اور یہ اعلیٰ درجہ کا علم اسی وقت ہو سکتا ہے جب وہ سب معلوم چیزیں اس کی دستِ قدرت سے نکلی ہوں۔ حاشیہ ص۱۷۵

۱۴- خدا تعالیٰ اگر خالق الاشیاء نہیں تو ناقص العلم ٹھیرے گا۔ حاشیہ ص۱۷۵

آریہ :-

۱- کشف و الہام سے جو امور غیبیہ اور خوارق اعجازیہ پر مشتمل ہو۔ منکر ہیں۔

۲- ان کے نزدیک وید خدا تعالیٰ کی پیشگوئیوں سے بکلی خالی اقتداری نشانوں سے بکلی تہیدست ہے۔

۳- الہام الٰہی کو وید پر ہی ختم مانتے ہیں۔

۴- صرف چار آدمیوں کو الہام الٰہی کا مورد مانتے ہیں۔ ص۴۲

۵- ان کے اکثر عقائد میں شناعت عقلی پائی جاتی ہے۔ ایک طرف انکے اعتقادات خلاف عقل دوسری طرف خلاف قدرت و عظمت الٰہی ہیں۔

مثلاً روحوں کو انادی ماننا۔ ص۶۲

۶- قانون قدرت ماننے سے آریہ سماج کے مذہب کا تار و پود ٹوٹ جاتا ہے۔ ص۸۲

۷- آریوں کا قرآن مجید اور اسلام پر اعتراض کرنا علم قوافی سے ایک محض جاہل کے سعدی اور حافظ شیرازی و فردوسی و طوسی وغیرہ پر اعتراض کرنے کی طرح ہے۔ کہ وہ سخن گوئی و سخن فہمی سے محروم مطلق تھے اس دلیل سے کہ وہ ان کے اشعار نہیں سمجھ سکتا۔ ص۱۴۸

۸- آریوں کے عقیدہ کہ پرمیشر کا کام جوڑنا جاڑنا ہے۔ اس سے پرمیشر اور انسان میں علم کی کمی بیشی کا فرق رہ جاتا ہے۔ یورپین لوگوں کی ایجادوں اور صنائع کی مثالیں۔ ص۱۵۲-۱۵۳ مع حاشیہ

۹- آریہ دراصل دہریوں کے مددگار ہیں۔ کیونکہ وہ بھی اشیائے عالم کا کوئی خالق نہیں مانتے۔ ص۱۵۸

آخرت :-

۱- عالم خواب عالم آخرت کے لئے

ب

خ

خارق وخوارق :-

۱- خارق عادت امر کی حقیقت اور اس کا وقوع کیونکر ہوتا ہے۔
صفحہ ۲۰، ۵۷ حاشیہ

۲- خارق عادت اس کو کہتے ہیں جس کی کوئی نظیر نہ پائی جائے۔ صفحہ ۱۹ حاشیہ

۳- خارق عادت امور کی مثالیں :-
بن باپ پیدائش۔ آگ میں نبات کا پیدا ہونا۔ بکرے کا دودھ دینا۔ مردوں کا عورتوں کی طرح دودھ پلانا۔ آگ کا بے تاثیر ہو جانا۔ بچھو کا ڈنگ نہ مارنا وغیرہ۔ صفحہ ۴۸-۵۱

۴- خرق عادت یا معجزہ کیا چیز ہے۔
حاشیہ صفحہ ۲۰

۵- خوارق اور معجزات قرآنی کی اقسام دیکھو معجزات۔

۶- خوارق کی کل جس سے عجائبات قدرتیہ حرکت میں آتی ہیں۔ انسان کی تبدیل یافتہ روح ہے۔ صفحہ ۵۹

۷- خوارق کے ظہور کا باعث۔ آتش محبت الٰہیہ کے ایک سخت استیلاء کے وقت عبودیت پھر ربوبیت کا کامل اثر پڑنے سے خوارق ظاہر ہوتے ہیں۔ صفحہ ۵۹

خدا تعالیٰ :-

۱- خدا تعالیٰ کے وجود پر گواہی ہر ایک چیز کے اندر مستور ہے۔ صفحہ ۲۰۳

۲- خدا تعالیٰ کی نادر وفاداریاں کن کے لئے ظاہر ہوتی ہیں۔ صفحہ ۵۹

۳- خدا تعالیٰ کے وجود کی گواہی دینے والے ملہم بے شمار ہیں۔ اور یہ کہ وہی سب چیزوں کا خالق ہے۔ صفحہ ۱۶۷ حاشیہ

۴- خدا تعالیٰ کی طاقتوں کو دوسروں پر قیاس نہیں کرنا چاہیئے۔ صفحہ ۱۶۳ حاشیہ

۵- خدا کے معنے۔ خود آئندہ کہ وہ کسی کے پیدا کرنے کے بغیر خود بخود ہے۔
صفحہ ۹۵ حاشیہ

۶- خدا تعالیٰ کی عزت وعظمت روح و مادہ کو صرف جوڑنے جاڑنے سے ہوتی ہے یا انہیں پیدا کرنے سے۔ صفحہ ۲۰۲، ۲۱۲

۷- خدا تعالیٰ کی قدرتوں کو محدود ماننے میں نقص۔ صفحہ ۱۶

۸- خدا تعالیٰ کا علم۔ دیکھو علم

۹- وید ایسا خدا پیش کرتا ہے جس سے حق جو آدمی نفرت کرتا ہے۔ صفحہ ۹۶، ۱۹۵

د

دعوت :-

۱- کوئی شخص عقائد حقہ مثل اثبات ہستی باری تعالیٰ یا اس کی توحید و خالقیت کے متعلق ایسی عقلی دلیل نہیں پیش کر سکتا - جو قرآن میں مذکور نہ ہو۔ آزمائش کے شائق کی ہم تسلّی کرنے کے لئے مستعد ہیں - ص۲۵ حاشیہ

۲- نعماء بہشت سے متعلق قرآن مجید و وید کے مقابلہ کے لئے رسالہ لکھنے کے لئے دعوت اور سو روپیہ کا انعام جو کسی برہمو کے فیصلہ پر دے دیا جائے گا۔ غالب آنے کی صورت میں ہم کچھ نہیں مانگتے۔ ص۱۰۷-۱۰۸

۳- ماسٹر مرلیدھر کو دعوت کہ قرآن مجید سے پیشکردہ دلائل کے مقابلہ میں وہ بھی وید سے روحوں کے غیر مخلوق ہونے پر دلائل عقلیہ پیش کریں - بلکہ ہم قرآن سے دلائل پیدائش رُوح اور معارف علم رُوح پر رسالہ لکھیں - بالمقابل ماسٹر صاحب بھی ایسا ہی وید سے لکھیں یا منشی اندرمن مراد آبادی یا منشی جیونداس سکرٹری آریہ سماج لاہور یا کوئی اور صاحب جو صاحب العلم مسلّم ہوں لکھیں - ہم بطور پیشگوئی کہتے ہیں کہ ایسا مقابلہ وید سے ہونا ہرگز ممکن نہیں - بوعدہ انعام سو روپیہ جو شرائط کے مطابق دیا جائے گا۔ ص۱۲۲ و ۱۲۹-۱۳۲

۴- مسائل علم روح و مسائل علم اشیائے مادی کے بیان کرنے میں قرآن شریف اور وید کے مقابلہ کے لئے دعوت۔ ص۱۳۵

۵- متی باب سوم میں یوحنا کی پیشگوئی "جو میرے بعد آتا ہے" کا مصداق حضرت مسیح ہیں یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس کے فیصلہ کے لئے چالیس دن تک کوئی ایسے پادری صاحب جو اپنی قوم میں بزرگ اور روح القدس کا بپتسمہ پانے کے لائق خیال کئے جاتے ہوں - اس عاجز کی رفاقت اور مصاحبت اختیار کریں - اگر کرشمہ روح القدس دکھلانے میں وہ غالب آجائیں تو ہم اقرار کرینگے کہ یہ پیشگوئی حضرت مسیح کے حق میں ہے اور اخباروں میں بھی چھپوا دیں گے - اور اگر ہم غالب آگئے تو پادری صاحب کو بھی ایسا کرنا ہوگا۔ ص۲۳۷-۲۳۸ حاشیہ

۶- ہم قرآن مجید کے معجزات پر رسالہ شائع کر دیں گے - اگر کسی آریہ وغیرہ کو خیال ہو کہ معجزہ نہیں تو وہ بھی وید

یا جس کتاب کو وُہ الہامی سمجھتا ہے
تو اس سے وہ مقابلہ کرے۔ اس
صورت میں اسے حق پہنچتا ہے کہ وہ
تمام معجزات قرآنی سے منکر ہو جائے
یا اور جو اور شرط قرار دی جائے وہ ہم
سے پوری کرے۔ ص۲۲۷

۷۔ کسی امر دینی میں وید اور قرآن
کے مقابلہ کے لئے دعوت اور مقابل
میں آنے والے کے لئے کسی ثالث
کے پاس انعام جمع کر دیا جائے گا
جو غالب ہونے کی صورت میں اسے
دیا جائے گا۔ اگر کوئی زندہ ہے تو
ہمیں اطلاع دے۔ تین ماہ کے عرصہ کا
تقرر میدان مقابلہ میں آنے کے لئے۔
ص۲۴۶-۲۴۹

۸۔ دعوت مباہلہ۔ دیکھو (مباہلہ)

دلیپ سنگھ (راجہ) کے ارادۂ
سکونت پنجاب میں ناکامی کے متعلق
پیشگوئی۔ اشتہار محک اخیار و اشرار ص۳۱۸

دہرم جیون (رسالہ) مورخہ ۱۵ جولائی
۱۸۸۶ء کے حوالہ سے کہ پنڈت
دیانند بعض حرز برہموؤں کو اشارہ
میں سمجھا گئے تھے کہ میرا ایمان دیدوں

پر نہیں رہا۔ ص۱۷۵

دہریہ:۔ نو تعلیمیافتہ لوگ جو فلاسفروں
کے جھوٹے فلسفہ پر فریفتہ ہیں۔ ان کا
ایمانیات سے انکار کا طریق اور شرعی
تکالیف کو اصول فلسفہ کا مخالف
جاننا۔ ص۳۸، ۳۹ حاشیہ

دیانند (پنڈت)

۱۔ ان کی اکثر تحریریں ایسی ہیں جنہیں غلطستان
کہنا چاہیئے۔ موٹی عقل کے تھے۔ خالص
اور مغشوش دلائل میں فرق نہ کر سکتے۔
لکھ دیتے۔ جب اعتراضات ہوتے تو
سہو کاتب قرار دیتے اور اسکی متعدد
مثالیں۔ حاشیہ ص۶۸-۷۳

۲۔ اپنے وید بھاش میں لکھا ہے کہ نیستی
سے ہستی کبھی نہیں ہوتی جو ہے وہی
ظہور میں آتا ہے۔ ص۱۵۵، ۲۰۲

۳۔ انہوں نے وید کی تاویلات میں بہت
کوشش کی مگر کچھ بھی نہ کر سکا۔ ص۱۷۸

۴۔ لالہ شرمپت کی شہادت کہ پنڈت دیانند
پہلے روحوں کو مخلوق مانتے تھے۔
ص۱۷۳-۱۷۴

۵۔ دیانند کو عمر کے آخری حصہ میں دیدوں
کی بعض تعلیموں کی نسبت شکوک اور شبہات

پڑ گئے تھے۔ اور ویدوں پر ایمان نہیں
رہا تھا بحوالہ دھرم جیون ۱۵ر جولائی
۱۸۸۶ء۔ صفحہ ۱۲۵

۶۔ آریہ دراصل دہریوں کے مددگار ہیں۔ صفحہ ۱۵۸

ر

ربوبیت عبادت الٰہی کی متقاضی ہے۔ صفحہ ۲۱۶

رشی :-

۱۔ وید کی رو سے صرف چار رشیوں کو الہام
ہوا۔ صفحہ ۴۲، ۱۹۲

۲۔ ایک رشی کی لڑکی کو اندر دیوتا کی توجہ
سے حمل ہوگیا۔ صفحہ ۴۹، ۱۳۶

۳۔ بعض رشی غیر طبعی طور پر پیدا ہوئے۔ صفحہ ۱۳۶

۴۔ ان رشیوں کے حالات نامعلوم ہیں۔
جن پر ویدوں کا نزول ہوا۔ صفحہ ۲۳۶

رگوید۔ رگوید میں لکھا ہے کہ ایک نیک بخت
رشی کی لڑکی کو اندر دیوتا کی توجہ سے
حمل ہوگیا تھا۔ صفحہ ۴۹

روح و ارواح :-

۱۔ ارواح کو اجسام سے ایک لازمی اور
دائمی تعلق ہے۔ بتجربہ سے ایک ایک
ذرہ جسم سے ایک ایک روح کا تعلق
ثابت ہے۔ حاشیہ صفحہ ۸۶

۲۔ (الف) ارواح کو انادی اور غیر مخلوق
ماننے سے جو خرابیاں اور قباحتیں لازم
آتی ہیں۔ صفحہ ۶۲، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۸، ۹۹،
۱۰۰، ۱۴۹، ۱۹۵، ۲۰۵ و
حاشیہ صفحہ ۱۷۷

(ب) پانچ قباحتوں کا ذکر۔ صفحہ ۹۱-۹۳

(ج) خدا کی ہتک ہوتی ہے۔ صفحہ ۲۰۵، ۲۱۱

۳۔ ارواح کے عجائب غرائب خواص (۱) قوت کشفی
(۲) قوت عقلی (۳) قوت محبت۔ صفحہ ۹۲

۴۔ ارواح کے حادث و مخلوق ہونے پر
قرآن شریف میں پانچ قطعی دلائل صفحہ ۱۱۹-۱۲۰

۵۔ ارواح و اجسام کا کلمات اللہ ہونا اور
بحکمت کاملہ الٰہی مخلوق ہو جانا عارفوں
پر بعد مجاہدات کشفی طور پر کھل جاتا ہے۔
حاشیہ صفحہ ۱۲۶

۶۔ ارواح و اجسام کے مخلوق ہونے کی
دلیل خدا تعالیٰ کا کامل علم بھی ہے اور
انادی ماننے کی صورت میں عقلاً ان کا علم
ہونا بھی ضروری نہیں۔ صفحہ ۱۲۶ حاشیہ

۷۔ روح انسانی کے متعلق پنڈت دیانند کا
نظریہ کہ وہ اوس کی طرح گھاس پات
پر گرتی ہے۔ پھر کوئی عورت کھالیتی ہے
اس سے بچہ پیدا ہوتا ہے اور اس کی

روحانی:-

ز

س

ص

عقل :-

۱- بلند تر از عقل ہونا شے دیگر ہے اور خلاف عقل ہونا شے دیگر ص۶۴

۲- اس دنیا میں صاحب کشف پر ایسے اسرار ظاہر ہوتے ہیں کہ عقل ان کی کنہ کو سمجھنے میں بکلی عاجز رہ جاتی ہے۔ حاشیہ ص۱۳۰

۳- عقل انسانی قدرت ربانی کے اسرار تک نہیں پہنچ سکتی۔ ص۱۱۸

۴- مناسب حدود کے اندر عقل کام دے سکتی ہے۔ ص۱۱۸-۱۱۹

۵- اس امر کا جواب کہ اگر عقل اسرار قدرت (جو ماخذ علم و حکمت ہیں) نہیں سمجھ سکتی تو پھر وہ کس کام کی ہے۔ ص۱۱۸

۶- فلاسفہ میں نقطہ حقیقت محمدیہ کو عقل اوّل کہتے ہیں۔ ص۲۲۲-۲۲۳ حاشیہ

۷- ابھی تک کسی عقل نے خواص قمری و شمسی پر احاطہ نہیں کیا۔ ص۲۲۸

علم :-

۱- علم کی تین قسمیں :-

(۱)- **علم الیقین** جسے ایقان بھی کہا جاتا ہے۔ (۲) **عرفان** جسے عین الیقین (۳) **حق الیقین** جسے اطمینان کے نام سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ ص۲۶-۳۰

۲- ایک بڑے فلاسفر کا قول ہے میں نے علم اور تجربہ میں ترقیات کیں۔ آخری علم اور تجربہ یہ تھا کہ مجھ میں کچھ علم اور تجربہ نہیں۔ ص۵۵

۳- عدم علم سے عدم شے لازم نہیں آتا۔ ص۲۲۸

۴- علم روح کے متعلق رسالہ لکھنے کا چیلنج۔ ص۱۸۵

۵- **علم الٰہی :-**

(الف) علم الٰہی کا ایک نہایت باریک نکتہ۔ ص۳۱

(ب) اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز موجود و معدوم کا علم رکھتا ہے۔ ص۱۷۷

(ج) علم ممکنات قبل وجود ممکنات خدا تعالیٰ کے لئے ہونا ضروری ہے پس ممکنات باسرہا معلومات الٰہیہ میں داخل ہیں۔ ص۱۷۷ حاشیہ

۶- **علم کامل اور خلق**

۱- جو شخص کسی چیز کی نسبت پورا پورا علم رکھتا ہے۔ وہ اس کے بنانے پر بھی قادر ہے۔

ص۱۷۸ حاشیہ و ص۱۸۱ و ۲۱۵-۲۲۱

۲- اس شبہ کا جواب کہ اگر کسی

غ

ف

قدیم:-

قرآن شریف:-

سے۔ ص۱۴۷-۱۴۸

۲۴۔ قرآن شریف انسان کے مرتبہ مکالمہ الٰہیہ اور الہام کو پانے کی بشارت دیتا ہے کہ الہام کا چشمہ کبھی بند نہیں ہوسکتا۔ مشرق و مغرب کے باشندوں کو یہ مقام حاصل ہوسکتا ہے۔ ص۱۹۱

۲۵۔ قرآن شریف نبی کریمؐ کی رسالت کے ثبوت میں ایک معجزہ ہے۔ ص۲۲۹ حاشیہ

۲۶۔ معجزات قرآنیہ کی چار اقسام۔ ص۱۲/۲ و ص۲۲۵ دیکھو معجزات۔

۲۷۔ بعض قرآنی آیات کی تاثیرات عجیبہ۔ ص۵۲

۲۸۔ قرآنی علوم کا ذکر۔ ص۲۴-۲۷/ح

قرب الٰہی کی تین قسمیں تین قسم کی تشبیہ پر موقوف ہیں۔

اوّل قسم قرب کی خادم اور مخدوم کی تشبیہ سے مناسبت رکھتی ہے۔ مع تفصیل ص۲۰۵-۲۱۰ حاشیہ

دوسری قسم ولد اور والد کے تشبیہ سے مع تفصیل۔ ص۲۱۰-۲۱۳ حاشیہ

تیسری قسم کا قرب ایک ہی شخص کی صورت اور اس کے عکس سے مشابہت رکھتا ہے اور اس قسم ثالث قرب میں تمام صفات الٰہیہ صاحب قرب کے وجود میں بہ تمامتر صفائی منعکس ہوجاتی ہیں مع تفصیل۔ حاشیہ ص۲۱۳-۲۲۶

قضاء وقدر:۔ اللہ تعالیٰ کے ازلی ارادہ اور قضاء وقدر سے کوئی چیز باہر نہیں۔ ص۵

قضیہ:۔ ضروریہ مطلقہ سے قضیۂ دائمہ مطلقہ اخص ہے۔ ص۹۹

قطرات:۔ کشفی حالت میں مؤلف کتاب اور آپ کے خادم مولوی عبداللہ سنوری کے کپڑوں پر سُرخ قطرات گرنا۔ ص۱۳۲/۲

ک

کارلائل:۔ فضائل قرآن بحوالہ کارلائل ص۱۴۷

کامل وجود:۔ جیسے جمادات میں آخری کامل وجود سورج ہے۔ ویسے انسانوں میں کامل وجود حضرت محمدؐ صلعم ہیں۔ ص۱۹۶-۱۹۸ حاشیہ

کرامت۔ دیکھو معجزہ

کشف :۔

۱۔ کشف والہام کی قوت فطرتِ انسانی میں رکھنے کا فائدہ۔ ص ۳۹

۲۔ ضرورتِ کشف والہام پر دلیل ص ۱۲۸ حاشیہ

۳۔ کشف کے عجائبات۔ صاحبِ کشف صدہا کوسوں کے فاصلے سے ایک چیز کو صاف صاف دیکھتا اور بعض اوقات عین بیداری میں آواز بھی سُن لیتا ہے اور بعض وقت دوسرا بھی اس کی آواز سُن لیتا ہے بعض وقت عالمِ کشف میں جو بیداری سے نہایت مشابہ ہے ارواحِ گذشتہ سے ملاقات کرتا ہے۔ وغیرہ ص ۱۳۰ حاشیہ

۴۔ کشف میں سُرخی کے قطرات کا گرنا۔ ص ۱۳۱ حاشیہ

کشفِ قبور کے طور پر گذشتہ ارواح سے ملاقات ہوتی ہے مؤلف اس میں صاحبِ تجربہ ہے۔ ص ۱۳۰-۱۳۱

کشفیہ۔ امورِ کشفیہ کبھی کبھی باذنہٖ تعالےٰ وجودِ خارجی پکڑ لیتے ہیں۔ ص ۱۳۲ حاشیہ

کلامِ الٰہی کا نشانِ اعظم یہی ہے کہ تینوں قسم کے معجزات (عقلیہ۔ علمیہ۔ برکاتِ روحانیہ) اس میں کسی قدر پائے جائیں۔ ص ۱۲ حاشیہ

نیز دیکھو قرآن مجید۔

کلمہ و کلمات :۔

۱۔ سب مخلوقات کلماتِ الٰہیہ ہیں۔ صرف حضرت مسیحؑ ہی کلمۃ اللہ نہیں۔ آیت قل الروح من امر ربی میں عیسائیوں کے اسی عقیدہ کا ردّ ہے۔ ص ۱۱۷ و ۱۲۵

۲۔ کلمات اللہ سے مخلوقِ الٰہی کا پیدا ہو جانا ایک سِرِّ ربوبیت ہے سمجھ لو کہ مخلوقات کلماتِ الٰہی کے اظلال و آثار ہیں یا خود کلماتِ الٰہی ہی ہیں۔ جو بقدرتِ الٰہی مخلوقیت کے رنگ میں آجاتے ہیں۔ ص ۱۲۵ حاشیہ

گ

گائے :۔

۱۔ گائے آریوں کے عقیدہ کے مطابق پہلی جون میں فاسقہ برہمنی ہوتی ہے۔ پھر اس کی اتنی عزت کہ اس کے ادنیٰ زخم پر ہزاروں انسانوں کا خون بہانا کِس قسم کی فلاسفی ہے۔ ص ۱۲۷-۱۳۹

ل

م

مشابہ ہیں اور اس کو خواص انبیاء و رسل کے نمونہ پر محض بہ برکت حضرت خیرالبشرؐ گذشتہ اکابر اولیاء سے بہتوں پر فضیلت دی گئی ہے۔ اشتہار ملحقہ آخر سرمہ چشم آریہ۔ صـ۳۱۹

محبت:۔

۱۔ خدا تعالیٰ سے دلی محبت رکھنے والے اپنے علم کے ساتھ خداؐ کے علم کو برابر جاننا اس کی ازلی ابدی قدرتوں کو اپنے معلومات سے زیادہ نہ سمجھنا بُرا خیال سمجھتے ہیں۔ صـ۲۱

۲۔ محبت الٰہیہ بندہ اور اس کے خدا کے درمیان میں اور محبت کی کیفیت صـ۵۸

۳۔ محبت بجز معرفت حاصل نہیں ہو سکتی صـ۹۳

۴۔ موجب محبت دو ہی امر ہیں۔ حسن یا احسان۔ صـ۹۳

۵۔ کمالیت محبت کمالیت معرفت سے پیدا ہوتی ہے۔ صـ۲۳۳

محمد صلے اللہ علیہ وسلم

۱۔ صلوٰۃ وسلام بر نبی کریم خیر الانام محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ خاتم المرسلین رحمۃ للعالمین اور آپ کی آل و اصحاب مطہرین پر۔ صـ۲

۲۔ آپ مبدّل تام اور سیّد المبدّلین اور امام المطہرین تھے بحقیقت میں سراپا وجود آپ کا معجزہ ہی تھا۔ صـ۲۱ حاشیہ

۳۔ آپ اپنی پاک باطنی اور انشراح صدر و عصمت و حیاء اور عشق الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھکر اور سب سے افضل و اعلیٰ و اکمل و ارفع و اجلیٰ و اصفٰی تھے۔ صـ۲۳ حاشیہ

۴۔ آپ کی وحی تمام اوّلین و آخرین کی وحیوں سے اقوٰی و اکمل و اتم تھی۔ صـ۲۳ حاشیہ

۵۔ آپ کا کمال در بارہ قبول انوار وحی الٰہی صـ۲۳ حاشیہ

۶۔ آپ کے وجود پر خلافت حقّہ جس کے وجود کامل کے تحقق کے لئے سلسلۂ بنی آدم کا قیام ہوا اپنے مرتبہ اتم و اکمل میں ظہور پذیر ہو کر آئینۂ خدا نما ہوئے۔ صـ۱۸۷ حاشیہ

۷۔ آپ انسان کامل اور آفتاب روحانی ہیں۔ جن سے دائرۂ انسانیت کا نقطۂ ارتفاع پورا ہوا جو دیوار نبوت کی آخری اینٹ ہے۔ صـ۱۹۸ حاشیہ

۸۔ آپ کا وجود خیر مجسم جس کا نفسی نقطۂ انتہائی درجہ

کمال ارتفاع پر واقع ہے۔ جس کا
منتہائے مقام عروج یعنی عرش
رب العالمین ہے۔ ص۲۰۳ حاشیہ

۹- قرآن مجید میں آپ کو کسی جگہ بھی جمع کے
صیغہ سے خطاب نہیں کیا گیا۔ ص۱۲۴

۱۰- آپ کا مقام:-

۱- قرآن شریف میں قاب قوسین
اور علم ہندسہ میں اس کو وتر قوسین
کہتے ہیں۔ وہ ذات مفیض اور مستفیض
میں بطور برزخ واقع ہے۔ ص۲۱۸ حاشیہ

۲- آپ کے کمالات میں حقیقی طور پر مخلوق
میں سے کوئی شریک نہیں۔ ہاں اتباع
و پیروی سے ظلی طور پر شریک ہو سکتا
ہے۔ ص۲۲۰ حاشیہ

۳- عالم جس کو متصوفین اسماء اللہ
سے بھی تعبیر کرتے ہیں اس کا اوّل و
اعلیٰ مظہر جس سے وہ علیٰ وجہ التفصیل
صدور پذیر ہوا یہی نقطہ درمیانی ہے
جس کو اصطلاحات اہل اللہ میں نفسی
نقطہ احمد مجتبیٰ و محمد مصطفیٰ نام رکھتے
ہیں۔ اور فلاسفہ کی اصطلاح میں عقل
اول اور اس نقطہ کو دوسرے وتری
نقاط کی طرف وہی نسبت ہے جو اسم اعظم
کو دوسرے اسماء الٰہیہ کی طرف ہے۔
ص۲۲۱ و ۲۲۲ حاشیہ

۱۱- آپ مظہر اتم صفات الوہیت ہیں اسی لئے
تمثیلی بیان میں (الف) آنحضرت
کو خدائے قادر ذوالجلال سے تشبیہ
دی گئی ہے۔ ص۲۲۶ حاشیہ و ص۲۲۹ و
۲۳۴، ۲۳۵، ۲۴۲-

(ب) جو تشبیہات قرآن میں ظلی طور
پر خداوند قادر مطلق سے دی گئی
ہیں وہ ان آیات میں درج ہیں۔ ثم
دنا فتدلّٰی۔ انما یبایعون
اللّٰہ۔ ما رمیت اذ رمیت
قل یا عبادی۔ قل جاء الحق
ص۲۲۹ و ۲۲۸، ۲۳۰ حاشیہ

(ج) بائیبل میں آپ کی جلالت و عظمت
کے متعلق خبریں جن میں آپ کے آنے
کو خدا کے آنے سے تعبیر کیا گیا ہے
ص۲۳۲ و ۲۳۴، ۲۴۲ حاشیہ
پیشگوئی یوحنا مندرجہ متی باب ۳
کے مصداق بھی آپ ہی ہیں۔
حاشیہ ص۲۳۶-۲۳۷ و ۲۳۵، ۲۴۲

۱۲- آپ کے اسماء گرامی ایسا ہی اللہ تعالیٰ
نے مقام جمع کے لحاظ سے کئی نام آپ کے

ایسے رکھ دیئے جو خاص اس کی اپنی
صفتیں ہیں۔ جیسے محمد۔ نور۔ رحمت
رؤف۔ رحیم۔ صفحہ ۲۲۹ حاشیہ
۱۳- اس امر کا ثبوت کہ سب کاملین سے
اکمل اور مظہر اتم مراتب الوہیت اور
حقیقی طور پر درجہ سوم قرب سے ممتاز
تمام بنی آدم میں سے ایک ہی حضرت
سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم
ہیں۔ صفحہ ۲۴۳-۲۵۰ حاشیہ
۱۴- تمام نبیوں سے عظمت وجلالیت شان
ختم الرسل محمد مصطفےؐ پر ایمان لانے
کے لئے عہد واقرار لینے کا سبب۔
صفحہ ۲۳۱ حاشیہ
۱۵- حضرت موسیٰؑ۔ داؤد یسعیاہ۔ یوحنا
نبی اور مسیح علیہ السلام کی پیشگوئیاں
آپ کی جلالت اور عظمت کی نسبت۔
صفحہ ۲۳۲-۲۳۶
محی الدین ابن عربیؒ۔ صاحب فتوحات و
فصوص ایک بڑا بھاری نامی فاضل
اور علوم فلسفہ وتصوف میں بڑا ماہر
تھا اور اپنے بہت سے کشف لکھے
ہیں۔ صفحہ ۵۲ وحاشیہ صفحہ ۱۳۱
مخالفین اسلام۔ (الف) مخالفین اسلام
کو قادیان میں ایک سال تک قیام کی
دعوت۔ معجزہ نہ دکھانے کی صورت
میں چوبیس سو روپیہ۔ چالیس دن
رہنے کی صورت میں اگر خارق عادت
کوئی پیشگوئی نہ کی جائے یا کرنے کی
صورت میں جھوٹی نکلے تو مبلغ پانسو
روپیہ دیں گے بصورت دکھانیکے
مخالف کو اسلام قبول کرنا ہوگا۔
صفحہ ۲۵۹-۲۶۰
(ب) مخالفین اسلام کو اعتراضات پیش
کرنے کی اجازت۔ تین بڑے بڑے اعتراض
کریں۔ جواب پانے کی صورت میں اسلام
قبول کرنا ہوگا۔ بصورت دیگر ہم فی اعتراض
پچاس روپے بطور تاوان دیں گے۔
صفحہ ۳-۴ اشتہار مفید الاخیار۔ ۳۱۲-۳۱۴ روحانی خزائن
مخلوق پرستی۔ عام لوگوں کی مخلوق پرستی۔
صفحہ ۸۹ نیز دیکھو روح وخلق۔
مذہب :-
۱- مذہب کیا چیز ہے؟ وہ جس کی برکات
کی اصل جڑ ایمان واعتبار وحسن اعتقاد
واتباع خبر صادق وکلام الٰہی ہے۔ صفحہ ۲۳-۲۴
۲- مذہب کی جڑ خداشناسی اور معرفت
نعماء الٰہی۔ اس کی شاخیں اعمال صالحہ

ن

سنجات :-

و

معجزات گذشتہ دیوتاؤں کے لکھی ہیں اور ان کی مثالیں رگوید سے ۔ ص ۸۳-۸۴

۶ - وید کی تناسخ اور قدامت روح و مادہ وغیرہ تعلیموں نے ناستک مت (دہریوں) کو بہت کچھ مدد دی ہے ص ۹۶

۷ - وید ایسا عذاب پیش کرتا ہے جس سے حق جو آدمی نفرت کرے ۔ ص ۹۶

۸ - وید و قرآن کا مقابلہ کرنے کے لئے روح کی کیفیت اور علم روح جو دونو کتابوں میں بیان ہوئی ہے بطور رسالہ لکھیں ہم سو روپیہ انعام دیں گے جو بابو نوبین رائے چندر صاحب یا پنڈت شیو نرائن اگنی ہوتری صاحب کے پاس بطور امانت جمع کرا دیں گے انہیں اختیار ہوگا اگر وہ دیکھیں کہ آریہ رسالہ نویس نے وید کا مقابلہ کر دکھایا تو وہ خود بخود بغیر اجازت ایں جانب روپیہ آریہ صاحب کو دے دیں۔ ص ۱۲۹-۱۳۳ و ص ۱۲۲

۹ - وید میں مخالف علم طبعی و طبابت و ہیئت باتیں مثلاً تناسخ کا مسئلہ وغیرہ ۔ ص ۱۲۶ و ۱۲۷

۱۰ - وید کے چند مسائل قانون و انصاف کے خلاف ۔ ص ۱۳۶

۱۱ - وید اور موجودہ زمانہ - وید پر چلنے چلانے کا زمانہ نہیں ۔ اور اس خیال سے کہ روح اور جسمی مادہ کا کوئی رب نہیں ۔ وید پر وبال آئے گا ۔ ص ۱۶۳

۱۲ - وید میں اوّل سے آخر تک مخلوق پرستی پائی جاتی ہے ۔ ص ۱۶۷-۱۶۸

۱۳ - وید کے زمانہ کے خیالات کو اب کوئی نہیں مانے گا ۔ ص ۱۶۵

۱۴ - وید کا مقابلہ قرآن سے ۔
قرآن شریف کے دس ورق سے جو توحید کے معارف آفتاب کی طرح ظاہر ہوتے ہیں ۔ اگر وید کے ہزار ورق سے بھی ویسے کوئی نکال کر دکھا دے تو ہم مان لیں گے کہ ہاں وید میں توحید ہے اور جو چاہے ہم سے شرط کے طور پر مقرر بھی کرا لے ہم قسمیہ بیان کرتے ہیں ۔ بہر حال ادائے شرط مقررہ پر جس طور سے فیصلہ کرنا چاہیں حاضر ہیں ۔ ص ۱۹۸

۱۵ - وید کا مقابلہ قرآن سے ۔ خواص روح بیان کرنے کے لحاظ سے ۔ ص ۱۸۰

ھ

ی

انڈکس شحنۂ حق

الف

(ب) اور یہ کہ قرآن علم الٰہی سے خالی ہے۔ ص۱۵

۱۱۔ آریوں کا راجہ رامچندر اور راجہ سری کرشن کو بُرا کہنا اور گندی گالیاں دینا۔ بحوالہ آریہ گزٹ ۱۸۸۶ء اور باوا نانکؒ کا نام ستیارتھ پرکاش میں فریبی اور مکّار رکھنا۔ بحوالہ دھرم جیون ۶ مارچ ۱۸۸۶ء۔ ص۱۷۱

۱۲۔ **آریوں کا ایک شرمناک افترا۔** میاں جان محمد کشمیری امام مسجد نے جب اپنے لڑکے کے لئے جو قریب المرگ تھا۔ جسے مرزا صاحبؑ دیکھ چکے تھے۔ دُعا کے لئے کہا تو کہا کہ آپ کے آنے سے پہلے الہام ہوُا کہ اس لڑکے کے لئے قبر کھودو۔ تصفیہ کے لئے ایک جلسہ میں فریقین قسم اُٹھائیں۔ اگر ایک سال تک راوی عذاب الٰہی سے محفوظ رہا تو ہم اپنے جھوٹے ہونے کا خود اشتہار دیں گے۔ ص۵۹-۶۱

آیاتِ قرآنیہ:۔

۱۔ ومن یہاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغمًا کثیرًا وسعۃ۔ ص۳ / ۲۲۶

۲۔ قل انّ صلوتی ونسکی ومحیایَ ومماتی للہ ربّ العالمین۔ ص۲۴ حاشیہ

۳۔ اعطی کُلّ شیءٍ خلقہ ثمّ ھدٰی۔ ص۳۱

۴۔ لاتسجدوا للشمسُ لاللقمر واسجدوا اللہ الذی خلقھنّ۔ ص۳۵

۵۔ انّ اللہ یأمر بالعدلُ والاحسان وایتائ ذی القربٰی۔ ص۳۵

۶۔ الحمد للہ ربّ العالمین۔ ص۴۲

۷۔ اینما تولّوا فثمّ وجہ اللہ۔ ص۴۲

۸۔ اللہ نور السمٰوٰت والارض۔ ص۴۲

۹۔ اللہ لآالٰہ اِلّاھو الحیّ القیّوم۔ ص۴۲

۱۰۔ لیس کمثلہٖ شیءٌ۔ ص۴۲

۱۱۔ لاتدرکہُ الابصار وھو یدرک الابصار۔ ص۴۲

۱۲۔ نحن اقرب الیہ من حبل الورید۔ ص۴۳

۱۳۔ وکان اللہ بکلّ شیءٍ محیطًا ص۴۳

۱۴۔ وان تعدّوا نعمۃ اللہ لا

از آریہ سماج قادیان۔ ص۵۱-۵۸

ت

تاریخ طبع مصنف:۔
سیدے دلیک بود کہ موسیٰ شکار کرد
رُوحانی خزائن ص۲۴۵

تبلیغ:۔ کلمہ حق سے خاموش رہنا۔ اور خداتعالےٰ نے جو صاف اور روشن علم دیا ہے۔ خلق اللہ کو نہ پہنچانا سب سے بڑا گناہ ہے۔ ص ۳۰/۳۲۲

تراجم:۔ قرآن اور وید کے تراجم جو یورپین نے کئے ہیں صاف بتاتے ہیں کہ قرآن میں توحید اور وید میں شرک بھرا ہوا ہے۔ ص۵۷

تفسیر آیت اعطیٰ کل شیء خلقہ ثم ھدیٰ۔ ص۳۱

الحمد للہ رب العالمین کی لطیف تفسیر۔ ص۷

تناسخ:۔

۱۔ تناسخ کا اصل موجب روحوں کو محدود اور پرمیشر کو پیدا کرنے سے عاجز اور بالکل ناطاقت ماننا ہے اس پر وید کی اس دلیل کا جواب کہ اعمال محدود کی جزا بھی محدود ہی دی جاسکتی ہے۔ ص۲۵

۲۔ تناسخ کے ماننے سے تمام مقدسوں اور برگزیدوں اور رشیوں کی بے ادبی ہوتی ہے۔ تفصیل ص ۲۵/۴

۳۔ تناسخ کے ثبوت میں ستیارتھ پرکاش کی یہ دلیل کہ پہلے بچّہ کا اپنی پیدائش کے وقت اپنی ماں کا دودھ پینا پہلے جنم کے خیال کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس کا مُنہ توڑ مفصّل جواب۔ ص۲۷-۳۳

۴۔ تناسخ سے یہ لازم آتا ہے کہ انسانی ضروریات کی چیزیں بھی بدعملیوں کی رہین منت ہیں۔ ص۲۷

۵۔ تناسخ ماننے سے الٰہی قدرتیں اور حکمتیں باطل ہو جاتی ہیں۔ ص۲۸

۶۔ خداتعالیٰ کی سچی توحید ہرگز تناسخ کے ساتھ جمع نہیں ہوسکتی۔ ص۲۹

توحید:۔ فاضل انگریز ملنٹ لکھتے ہیں۔ کہ دنیا میں توحید کو دوبارہ قائم کرنیوالے پیغمبرِ اسلام ہی ہیں۔ ص۷۷

ج

جگن ناتھ ضلع بنگالہ میں ایک شہر ہے وہاں

ح

خ

د

ایسے بدیہی الثبوت ہوں کہ جو فریقین کو ماننے پڑیں۔ ص۱۰۱

دھرم جیون رسالہ میں پنڈت دیانند کے خلاف مضامین۔ ص۶/۴ دیکھو "وید"

دیانند پنڈت:۔

۱۔ دیانند کے نزدیک ہندوؤں کے اوتار بُرے اور باوا نانکؒ فریبی ٹھگ اور مکار تھے۔ ص۶/۴

۲۔ دیانند خود دنیا طلب فریبی تھے ماں باپ سے بھی فریب کیا۔ عقل کے موٹے، زود رنج۔ نیوگ کے قائل تھے۔ ص۶ و ۷/۴

۳۔ دیانند نے وید کا آخری نچوڑ یہ چھوڑا کہ جیسے پرمیشر خود بخود ویسے ہی دنیا کا ذرہ ذرہ خود بخود۔ ص۲۴

۴۔ دیانند نے آخر کار یہ کہا کہ اب میرا ایمان ویدوں پر نہیں رہا۔ بحوالہ دھرم جیون۔ ص۳۳

۵۔ دیانند مشہور ہوگیا کہ رکابی مذہب ہے تفصیل بحوالہ دھرم جیون ۱۸۸۳ء ص۲۴

۶۔ دیانند کی موت کا اصل موجب ندامتیں ہی تھیں۔ جو یک بیک اس کو اپنی کرتوتوں سے اٹھانا پڑیں۔ ص۲۴

دیانندی:۔

۱۔ دیانندی فریبوں کا ثبوت اور ان کی اخلاقی حالت بحوالہ رسالہ "مجر موجھیدان" اور "بھارت مترؔ" و رسالہ "برادر ہند" و "دھرم جیون" اور منشی اندرمن کی سنیاسی کی قلعی کھولنے کی دھمکی و دیانندی فریبوں کا ایک رسالہ مؤلفہ پنڈت جگن ناتھ ص۴۲-۴۴

۲۔ دیانندی فریب کا نمونہ۔ ستیارتھ پرکاش میں پنڈت دیانند کا لکھنا کہ آریوں کو ہندو نام جو اصل میں فارسی لفظ ہے جس کے معنے چور کے ہیں مسلمانوں نے بطور تحقیر دیا ہے۔ مقصد یہ تھا تا ہندو لوگ مسلمانوں سے ناراض ہو کر آریہ کہلانے لگیں۔ اس کے رد میں مؤلف نے ایک مضمون ۱۸۸۱ء یا ۱۸۷۹ء میں پرچہ اخبار وکیل ہند امرتسر میں لکھا تھا۔ اور ایک ہندو مہیش چندر نامی نے رد لکھا۔ اب پادری ٹامس ہاول نے جو مضمون لکھا ہے۔ وہ بعینہٖ درج کیا گیا ہے۔ حاشیہ متعلق ص۴۲ شحنہ حق ص الف تا د روحانی خزائن ص۳۳۵-۳۳۸ ج۲

سخت الفاظ:۔

۱۔ شحنہ حق میں فریق مخالف کے حق میں
سخت الفاظ استعمال کرنے کی وجہ
صـــــــــ ۳۲۵ عام اطلاع۔

۲۔ راستی کو تہذیب اور نرمی سے بیان
کرنا ہمارا شیوہ ہے۔ صـــــــــ ۳۲۲

سخت کلامی:۔ دیکھو زیرِ "مؤلف"

سرمہ چشم آریہ:۔

۱۔ اس نے آریوں کو وہ کاری زخم پہنچایا
جس کا کچھ ماہ کے بعد بد زبانی اور
افترا بیانی جواب ملا۔ صـ ۱۷

۲۔ اگر سرمہ چشم آریہ کا ردّ لکھتے اور منشی
جیون داس اس ردّ کی صحت و کمالیت
پر قسم کھانے کو تیار ہو جاتے تو ہم
حسب وعدہ خود پانچسو روپیہ دیدیتے صـ ۱۵

ش

شحنۂ حق:۔

۱۔ اس رسالہ میں بعض سخت الفاظ واقعی
صحیح اور اپنے محل پر چسپاں ہیں۔ اور
ہماری کانشنس اور حفظ مراتب کے
جوش نے پسند نہیں کیا جو سفلہ مزاج
اور گندی طبیعت کے لوگوں کے لئے
وہ آداب استعمال کریں جو ایک شریف
مہذب جنٹلمین کے لئے استعمال کئے
جاتے ہیں۔ صـــــــــ ۳۲۵

۲۔ چار پانچ گھنٹے میں یہ رسالہ تیار کیا گیا۔ صـ ۸

۳۔ اس کا نام شحنہ حق رکھنے کی وجہ۔ صـ ۸

۴۔ اس کا ظریفانہ نام۔ آریوں کی کسی قدر
خدمت۔ ان کے ویدوں اور نکتہ چینیوں
کی کچھ ماہیت۔ صـ ۸

شرمپت (لالہ) آریوں کے اشتہار میں
لالہ شرمپت کی طرف جو یہ منسوب کیا
گیا۔ کہ وہ مرزا کے دعوے الہامات
کو مکر و فریب سمجھتا ہے اور کسی الہام
یا پیشگوئی کا گواہ نہیں۔ لالہ شرمپت کا
حلفیہ اس سے انکاری ہونا۔ صـ ۲۰-۲۱

ض

ضرب الامثال:۔

بزرگی بعقل است نہ بسال۔ صـ ۶۵
تین بلائیں اور للا جی باغ میں۔ صـ ۸
دیکھا نہ بھالا صدقے گئی خالہ۔ صـ ۸
سر جنٹے کوڑ نکھٹے۔ صـ ۵۹
گوسالہ ما پیر شد گاؤ نشد صـ ۶۶
ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ صـ ۱۵

ع

عالم ان چیزوں کا نام ہے جو معلوم الحدود ہونیکی وجہ سے ایک صانع محدد پر دلالت کریں اور لفظ عالم اسی معلوم الحدود ہونے سے مشتق کیا گیا ہے۔ صـ۷

عرفان:- عرفان حقیقی باتفاق جمیع عارفین اس معرفت تامہ کا نام ہے جو قال کو حال کے آئینہ میں دکھلا دے۔ اور علم الیقین کو حق الیقین تک پہنچا دے۔ صـ۲۶

ق

قتل:-

۱- آریوں کی طرف سے مؤلف کو قتل کی دھمکی بذریعہ گمنام خطوط و اشتہارات۔ صـ ب/۳۲۵

۲- قتل کی دھمکی اور ۲۷ جولائی ۱۸۸۶ء سے تین برس تک ہماری زندگی کا خاتمہ بتلانا۔ صـ۴۸

۳- مؤلف کی طرف سے قتل کی دھمکی کا جواب:- (الف) ہم انکی قتل کی دھمکیوں سے نہیں ڈرتے اور بجز ارادۂ الٰہی قتل کر دینا ان کے اختیار میں ہے۔ صـ۳۲

(ب) ایک جان کیا اگر ہماری ہزار جان ہو تو یہی خواہش ہے کہ اس راہ میں فدا ہو جائے۔ حاشیہ صـ۳۲ و صـ۱۴۱

(ج) اگر ہم مر گئے یا کسی آریہ کے ہاتھ سے مارے گئے تو اس سے ہمارا نقصان کیا ہے۔ صـ۳/۲

(د) اے آریو ہمیں قتل سے مت ڈراؤ ہم ان ناکارہ دھمکیوں سے ہرگز ڈرنے والے نہیں۔ جھوٹ کی بیخکنی ہم ضرور کرینگے۔ اور تمہارے ویدوں کی حقیقت ذرہ ذرہ کرکے کھول دیں گے۔ صـ۴/۲

۴- آریوں کی طرف سے پنڈت شیو نرائن اگنی ہوتری کو قتل کی دھمکی ان اظہار خیالات کی بنا پر (۱) وید کم فہم لوگوں کے خیالات ہیں۔ (۲) نیوگ (۳) بحوالہ آریہ درپن اور اپنی تحقیق کی بنا پر لکھا کہ دیانند جی ہندو اوتاروں کو بُرا کہتے ہیں اور باوا نانک رح کا نام فریبی مکار اور ٹھگ رکھتے ہیں۔ صـ۶/۲

قدیم:- کسی چیز کا محض قدیم ہونا کوئی دلیل فضیلت نہیں۔ بزرگی بعقلیات ذہنی۔ صـ۶۵

قرآن شریف:-

۱- تمام مسلمان قرآن شریف کا ایک حصہ حفظ کرتے ہیں۔ بچے۔ عورتیں اور مرد

ک

کتاب الٰہی :-

بخشا گیا ہے جس سے معلوم کر سکتے ہیں کہ کونسی صفات شان خدا کے لائق اور کونسی منافی ہیں۔ ص۶۷

۲۔ یہ تینوں علامتیں وید میں نہیں پائی جاتیں۔ ص۷۸-۸۱

کھڑک سنگھ (پنڈت) جو قادیان آئے بحث کی جواب سے عاجز آگئے دنیا طلبی کی وجہ سے اسلام تو قبول نہ کیا مگر قادیان سے جاتے ہوئے وید کو سلام کر کے اصطباغ لے لیا اور اشتہار دیا کہ وید علوم الٰہی اور راستی سے بےنصیب ہیں اور خدا کا کلام نہیں۔ ص۳۲

گ

گائے:۔ ۱۔ گائے کا گوشت کھانا منوسمرتی اور ویدوں میں نہ صرف جائز بلکہ موجب ثواب قرار دیا گیا ہے۔ پہاڑی راجے جوالامکھی اور دوسری جگہوں پر دیویوں کو خوش کرنے کیلئے ابتک قربانیاں کرتے ہیں۔ مع حوالجات ص۷۶

۲۔ پروفیسر ولسن لکھتے ہیں وید کے زمانہ میں عام طور پر گائے کا گوشت کھایا جاتا تھا۔ ص۷۶

گناہ۔ سب سے بڑا گناہ کلمۂ حق سے خاموش رہنا اور حق کا خلق اللہ کو نہ پہنچانا ہے۔ ص ج ۳۲۲

گوتم رکھی۔ ویدوں کو سراسر دور از صداقت اور طفلانہ خیالات سمجھتے تھے بحوالہ برہم شاستر ص۳۳

گیتا (بھاگوت) سے ویدانت مت والوں کی تائید کہ پرمیشر آپ ہی خالق اور مخلوق ہے۔ ص ۱۰۶/۲

ل

لعنت۔ اگر مؤلف رسالہ سرمہ چشم آریہ کی حقیقت برائے امتحان چہل روزہ کیلئے نہ آئے اور بھاگ جائے اور اس پر دس لعنتیں ہونگی۔ ص۵

لیکھرام (پشاوری) ۱۔ لیکھرام کے گندے خطوط ص ب ۳۲۵ اطلاع عام۔

۲۔ لیکھرام کا قادیان آکر لا شرمپت کو بہکانا کہ وہ شہادت الہامات سے انکار کر دے ص۷۱

۳۔ لیکھرام پشاوری کے علم اور عقل کا نمونہ (الف) تکذیب براہین احمدیہ مؤلفہ لیکھرام پر مختصر سا تبصرہ اور بطور نمونہ ایک دو باتوں کا ذکر۔ ص۱

(ب) لیکھرام کی روحوں کے غیر مخلوق ہونے پر اس دلیل کا جواب کہ جب روحیں نہ تو ترکیب پذیر اور غیر منقسم چیز ہیں۔ تو ان کی پیدائش کس طرح ہوئی۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ روحیں انادی ہیں ص۱۰۰-۱۰۴

دوسری اس دلیل کا جواب کہ روحوں پر

نصیحت: ہم وطن آریوں کو نصیحت کہ اس سرحدی شخص لیکھرام یا لیکھراج سے پرہیز رکھیں کہ اس کے ساتھ انکی درپردہ خط وکتابت اچھی نہیں اسکی تحریریں جو ہمارے نام آتی ہیں سخت خطرناک ہیں ص ج ۴۴۳ روحانی خزائن۔

نکتہ چینیاں: مؤلف پر نکتہ چینیوں کا جواب ص ۱۶ دیکھو اعتراضات۔

و

وب الیگزنڈر رامرکن کا خط مؤلف کے نام ص ۲۶-۲۷ ج نیز دیکھو حاشیہ متعلق ص ۲۶
وب کا خط اور اس کا جواب از مؤلف انگریزی مع اردو ترجمہ روحانی خزائن ص ۴۳۹-۴۴۴

الوداع: سوائے ہموطنوں ہم تمہیں عنقریب الوداع کہنے والے ہیں۔ ص ج ۴۴۳ روحانی خزائن

وقت شناس: خدا کی سچی اطاعت اور نوع انسان کی حقیقی بھلائی وہی شخص بجا لاسکتا ہے جو وقت شناس ہو ورنہ نہیں۔ ص ۵۲

ولسن پروفیسر کی رائے ویدوں کے زمانہ کے اصل باشندے اور تھے جو ویدوں کے دیوتاؤں کو نہیں مانتے تھے۔ اس وجہ سے ان میں باہمی جنگ رہتی تھی۔ ص ۶۲

وید۔ ۱۔ (الف) تراجم۔ ایک طرف تو آریہ لوگ وید کا اُردو ترجمہ نہیں کرتے۔ اور انگریزی اور اُردو تراجم جو محنت اور کوشش سے کئے گئے ہیں ان تمام کو افترا اور جعلسازیاں کہتے ہیں۔ ص ۲

(ب) اسکے مقابلے میں دیکھو قرآن شریف۔ ص ۵

(ج) نمونہ کے طور پر رگوید کا ترجمہ ہی شائع کردیں۔ ص ۲ (د) آریوں کی وید کا ترجمہ شائع کرنے سے ہچکچاہٹ ص ۶-۷

ترجمہ شائع کرنا ابھی مصلحت نہیں۔ ص ۸

۲۔ وید کتنے ہیں۔ دیانند نے کبھی چار وید بتائے کبھی بائیس چوبیس۔ ص ۷ حاشیہ

۳۔ وید میں پرمیشر کے جسم اور اس کی جسمانی صفات کا ذکر بحوالہ رگوید۔ ص ۱۳

۴۔ وید صرف اس زمانہ کے موٹے اور پست خیالات ہیں جب آریوں میں ہنوز مخلوق اور خالق میں تمیز کرنے کا مادہ پیدا نہیں ہوا تھا اور عناصر اور اجرام سماوی کو خدا تعالیٰ کی جگہ دی تھی۔ ص ۱۶

۵۔ یہ دعویٰ کہ وید علوم و فنون کا حامل ہے

(الف) اسکے متعلق آریوں کے لائق پنڈت دیانند نے جو ستیارتھ پرکاش میں ویدک فلاسفی بیان کی ہے اس کا نمونہ۔ ص ۲۴-۲۷

(ب) یہ دعویٰ ویدوں کے لئے عزت کا موجب

ھ

ہجرت۔ ارادہ ہجرت۔ اب ہم اپنے پیارے زادِ بوم قادیان کو مصلحت مذکورۂ بالا کے لحاظ سے چھوڑ کر کسی دوسرے شہر میں جاکر سکن اختیار کریں۔ اور اسکی وجہ۔ ص۲۱ ص۳۲۶ روحانی خزائن

ہندو۔ ۱۔ ہندو تاریخ کے بہت کچے۔ کوئی قول و فعل انکا دروغگوئی یا بیہودہ مبالغات سے خالی نہیں۔ ص۶۵

۲۔ تمام ہندوؤں کا وید وید کرنا اسی وقت تک ہے جبتک انہیں ویدوں کے مضامین کی خبر نہیں۔ ص۷۵

۳۔ ہندوؤں کی ویدوں سے یہاں تک بے خبری ہے کہ گائے بیل کا نہ مارنا بھی ایک مذہبی عقیدہ سمجھا گیا ہے۔ ص۷۵

۴۔ ہندو نام کے متعلق محققین کی تحقیق۔ ص ب و ج مع حاشیہ روحانی خزائن ص۳۶۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

انڈکس

حقانی تقریر بر واقعہ وفات بشیر

المعروف بہ

سبز اشتہار

الف

آیات قرآنیہ - واذا اظلم علیھم قاموا - ص۱۶
وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم
مصیبۃ - الی - المھتدون - ص۱۵

ابتلاء:-

۱- انبیاء اور اولیاء پر سخت اور پے در پے ابتلاء آتے ہیں - ان کو ذلیل اور تباہ کرنے کے لئے نہیں بلکہ قبولیت کے بلند مینار تک پہنچانے اور الٰہی معارف کے باریک دقائق سکھانے کے لئے - ص۱۳،۱۴

۲- حضرت داؤدؑ اور حضرت مسیحؑ اور آنحضرتؐ کی دعائیں جو ابتلاء کی حالت میں کیں - ص۱۲،۱۳

۳- انبیاء اور اولیاء کی تربیت باطنی اور تکمیل روحانی کے لئے ابتلاء کا ان پر آنا ضروریات سے ہے گویا ان ربانی سپاہیوں کی روحانی وردی ہے - ص۱۴

اتمام حجت - اتمام حجت کیلئے مختلف فرقوں کے سرگروہوں کو بذریعہ اشتہار و خطوط آپ کے دعویٰ الہام اور مکاشفات کو آپ کی صحبت میں رہ کر آزمائش کی دعوت - اب علماء کو دعوت - ص۲۳

اجتہادی غلطی:-

۱- پیشگوئیوں میں اجتہادی غلطی محل نکتہ چینی نہیں ہو سکتی - کیونکہ اکثر نبیوں اور اولوالعزم

رسولوں کو اپنے مجمل مکاشفات اور پیشگوئیوں
کی تعیین میں ایسی غلطیاں پیش آتی رہی ہیں۔ ص ۹ و ۱۰
۲۔ اجتہادی غلطیوں کی مثالیں توراتؔ اور انجیل سے
حاشیہ ص ۷ و حاشیہ ص ۲۲
۳۔ اجتہادی غلطی نفسِ الہامات و مکاشفات میں
نہیں ہوتی۔ ص ۶
۴۔ اگر اجتہادی غلطی قابلِ الزام ہے تو یہ الزام
جمیع انبیاء، اولیاء، علماء میں مشترک ہے۔ ص ۱۰ و ۲۰
اسلام کی اعلیٰ درجہ کی خصوصیت یہ ہے کہ سچائی
سے اس پر قدم مارنے والے مکالماتِ خاصہ الٰہیہ
سے مشرف ہوتے ہیں جو سچی اور حقیقی پیروی
رسول اللہ کی کرتے اور نفسانی وجود سے نکل کر
ربّانی وجود کا پیراہن پہن لیتے اور نئی زندگی
پاتے ہیں۔ ص ۲۴
اسلام کی فتح حقیقی اس میں ہے کہ ہم اپنا
تمام وجود خدا تعالیٰ کے حوالہ کر دیں اور ہم
ایک نئے آدمی ہو جائیں یہی فتح حقیقی ہے
جس کے کئی شعبوں میں سے ایک شعبہ مکالمات
الٰہیہ کا ہے۔ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اس فتح
کے دن نزدیک ہیں۔ ص ۲۴

الولد سرّ لابیہ کی تشریح۔ ص ۸-۹

الہام:۔
۱۔ متعلق بشیر اوّل۔ انّا ارسلناہ شاھدًا
ومبشّرًا و نذیرًا کصیّب من السّماء
فیہ ظلمات و رعدٌ و برقٌ۔ کلّ شیٍٔ
تحت قدمیہ اور اسکی تشریح۔ ص ۱۶-۱۷
۲۔ بیعت لینے کے متعلق الہام۔ اذا عزمت
فتوکّل علی اللہ واصنع الفلک باعیننا
ووحینا الذین یبایعونک انّما
یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم۔ ص ۲۴
۳۔ خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا ہے۔ ایک
دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا جس کا نام محمود
بھی ہے وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا
یخلق اللہ ما یشاء۔ حاشیہ ص ۱۷
۴۔ الہامات صحیحہ و مکاشفات صادقہ۔ مؤلف
اب تک قریب سات ہزار مکاشفات صادقہ و الہامات
صحیحہ سے خدا تعالیٰ کی طرف سے مشرف ہوا۔ ص ۲۰
انزالِ رحمت۔ خدا تعالیٰ کے انزالِ رحمت
اور روحانی برکت بخشنے کے دو طریقے۔
(۱) یہ کہ کوئی مصیبت اور غم و اندوہ نازل
کر کے صبر کرنے والوں پر بخشش اور رحمت کے
دروازے کھولے (۲) دوسرا طریقہ انزالِ
رحمت کا ارسالِ مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء
و خلفاء ہے تا ان کی اقتداء اور ہدایت سے
لوگ راہ راست پر آجائیں۔ سو پہلا طریق
بشیر اوّل کی وفات سے پورا ہوا اور دوسری

قسم رحمت کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجے گا جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ حاشیہ صفحہ ۱۵-۱۷

ب

بشیر اوّل:-

۱- بشیر احمد (اوّل) کی پیدائش ۷ر اگست ۱۸۸۷ء کو اور وفات ۴ر نومبر ۱۸۸۸ء کو ہوئی۔ صفحہ ۱

۲- بشیر اوّل کی وفات پر اعتراض کہ اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء و ۸ر اپریل ۱۸۸۶ء و ۷ر اگست ۱۸۸۷ء میں لکھا تھا۔ کہ وہ صاحب شکوہ اور عظمت و دولت ہوگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی اور اس کا جواب۔ صفحہ ۱، ۲، ۳

۳- بشیر اوّل کی وفات پر لیکھرام کا اعتراض اور اس کا جواب کہ جس قدر اس عاجز کی طرف سے اشتہار چھپے ہیں۔ ان میں سے کوئی شخص ایک حرف بھی پیش نہیں کر سکتا۔ جس میں یہ دعویٰ کیا گیا ہو کہ مصلح موعود اور عمر پانے والا یہی لڑکا تھا جو فوت ہوگا۔ صفحہ ۲ و ۷

۴- بشیر اوّل کو ہم نے کبھی مصلح موعود اور عمر پانے والا قرار نہیں دیا۔ صفحہ ۳ و ۱۰ نیز دیکھو مصلح موعود۔

۵- بشیر اوّل کے الہامی نام یا صفات مبشر، بشیر، نور اللہ، صیّب اور چراغ الدین باران رحمت، ید اللہ، بجلال وجمال وغیرہ صفحہ ۴ و ۷

۶- بشیر اوّل کی وفات سے اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کہ بعض لڑکے کم عمری میں فوت ہوں گے پوری ہوئی۔ حاشیہ صفحہ ۱۸ و ۲۰

۷- بشیر اول کی وفات سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے الہامات کے ذریعہ پوری بصیرت بخشدی۔ حتی کہ یہ لڑکا اب فوت ہو جائیگا اور اس کے متعلقہ الہامات۔ صفحہ ۱۵ و ۱۶

۸- بشیر اوّل کی وفات سے خدا تعالیٰ کا نزول رحمت اور روحانی برکت بخشنے کا پہلا طریق پورا ہوا۔ حاشیہ صفحہ ۱۶

۹- بشیر اوّل جو فوت ہو گیا بشیر ثانی کے لئے بطور ارہاص تھا۔ حاشیہ صفحہ ۲۱

بشیر ثانی:-

۱- جس کا دوسرا نام محمود ہے جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء تک پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ حاشیہ صفحہ ۷

۲- بشیر ثانی جس کا دوسرا نام محمود ہے جو اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا اس کے ذریعہ دوسری قسم رحمت کی جو ارسالِ مرسلین ونبیین وائمہ واولیاء وخلفاء ہے پوری ہوگی۔ حاشیہ صفحہ ۱۷

ف

ل

مصلح موعود

محمود - بشیر ثانی - فضلِ عمر ص۲ حاشیہ

مکاشفات و الہامات -

مؤلف اب تک قریب سات ہزار
مکاشفات اور الہامات صحیحہ سے خدا تعالیٰ
کی طرف سے مشرف ہوا ہے - اور آئندہ
عجائبات روحانیہ کا ایسا بے انتہاء
سلسلہ جاری ہے - کہ جو بارش کی طرح
شب و روز نازل ہوتے رہتے ہیں -
ص۲۰-۲۱

وحی :-

علم وحی بھی منجملہ علوم کے ایک علم ہے ص۱۱
ولایت اور اسکے لوازم کا یقین ضروریات
سے ہے ولایت نبوت کے اعتقاد کی
پناہ اور نبوت اقرار وجود باری کیلئے
پناہ ہے پس اولیاء انبیاء کے وجود
کیلئے میخوں کی مانند اور انبیاء خدا تعالیٰ کا
وجود قائم کرنے کے لئے مستحکم کیلوں کے
مشابہ ہیں - ص۱۵

تمت

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین